ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے اپنا سب کچھ وقف کر دے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍دسمبر ۱۹۷۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ (الاحزاب: ۱۰)

اس کے بعد فرمایا:-

پہلے تو میں ضمناً یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کے باہر بھی اور پاکستان کے اندر ایک حصّہ میں قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمے کی بڑی ضرورت محسوس ہو رہی تھی اس لئے ہم نے دو سائزوں میں قرآن کریم انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ ایک تو بالکل چھوٹا سائز ہے جو نوجوانوں اور طالب علموں کے لئے ہے، انگریزی ترجمے والا قرآن کریم زیادہ تر مغربی افریقہ اور مشرقی افریقہ اور یورپ وغیرہ میں بھیجا جائے گا۔ یہاں بھی یونیورسٹی کے طلبہ وغیرہ کا ایک طبقہ ایسا ہے جو اس کو پسند کرتا ہے چنانچہ ان کے لئے متن اور انگریزی ترجمہ چھوٹی حمائل کی شکل میں تیار کیا گیا تھا۔ وہ اب چھپ چکا ہے۔ الحمد للہ اور اس کی قیمت بھی یہاں صرف چار روپے رکھی گئی ہے پس چار روپے میں قرآن کریم کا متن اور ترجمہ مل جائے گا اور باہر کے ممالک میں اس کی قیمت صرف پانچ شلنگ رکھی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں قریباً اڑھائی یا پونے تین روپے قیمت ہوگی۔ جب ہم نے نمونے

نکالے تو باہر کے ملکوں سے بھی مشورہ کیا تھا چنانچہ ایک ملک نے کہا کہ دس ہزار کے قریب وہاں کھپت ہو جائے گی۔

دوسرا حمائل کے سائز کا ہے اور یہ پہلے سائز سے دُگنا ہے۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ وہ کل سے چھپنا شروع ہو جائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ سب خیر رکھے تو پندرہ بیس دن کے اندر اندر وہ بھی انشاء اللہ چھپ جائے گا۔ ہم قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کے یہ دونوں سائز بیس بیس ہزار کی تعداد میں چھپوا رہے ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن کریم کا متن بچوں کے لئے بھی اور بڑوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہ بھی اس وقت قریباً نایاب تھا اور انشاء اللہ عنقریب چھپ جائے گا اور جماعت اس سے فائدہ اُٹھا سکے گی۔

اس وقت کے ہنگامی حالات میں بھی ہم قرآن کریم کی برکت سے اُمید رکھتے ہیں۔ یعنی اس خواہش کے نتیجہ میں کہ قرآن کریم کثرت سے شائع ہو اور اُسے دُنیا میں پھیلایا جائے اور لوگ اس کی طرف توجہ کریں اور اس کو غور سے پڑھیں۔ اس کا ترجمہ جانیں قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے کوئی شخص کسی غیر کا محتاج نہ رہے اور یہ بڑا ضروری امر ہے کیونکہ اگر ہر شخص ترجمہ سمجھنے کے لئے کسی دوسرے کا محتاج ہو جائے تو اس سے بڑا فتنہ پیدا ہو جاتا ہے۔

پس ہر زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہونا چاہئے۔ اُردو میں تو تفسیر صغیر کی شکل میں بڑا اچھا ترجمہ موجود ہے۔ دوست اس کی خرید کی طرف اتنی توجہ نہیں دے رہے جتنی دینی چاہئے۔ لیکن یہ اُردو ترجمہ اتنا عجیب ہے کہ ہم نے جماعت سے باہر اپنے دوستوں کو جب یہ دیا تو کئی ایک نے کہا ہے کہ ہم تو اس کو رات کو بھی اپنے پاس رکھتے ہیں۔ غرض یہ ترجمہ بڑا مفید ہے۔ جماعت کو بھی اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے بلکہ زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہئے پس اس نیت کے ساتھ قرآن کریم کی برکات کو عام کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہنگامی حالات میں بھی اپنی برکتوں سے ہمیں نوازے گا۔

اس وقت حالات نے انتہائی شدّت تو اختیار نہیں کی لیکن یہ ایسے بھی نہیں کہ ہم لاپرواہ ہو جائیں۔ اس لئے ہر پاکستانی خصوصاً ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی پوری توجہ اپنی دُعاؤں اور اپنی محنت کے ساتھ اور اپنی جدوجہد کے ذریعہ اور اپنے کام میں زیادہ مہارت کا مظاہرہ کر

کے استحکام پاکستان کے لئے کوشاں رہے اور وہ ملک کی سلامتی اور ملک کے استحکام اور ملک کی عزت اور وقار اور احترام کی خاطر اپنی زندگی کی ہر گھڑی خرچ کر رہا ہو۔ اگر حکومت کو کاروں اور موٹر گاڑیوں کی ضرورت پڑے تو خوشی سے دے دینی چاہئیں۔ ابھی کاریں تو شاید لینی نہیں شروع کیں۔ سُنا ہے خاص قِسم کی گاڑیاں لے رہے ہیں پس قوم اور ملک کو جن کی ضرورت ہے۔ وہ گاڑیاں وہ لے جائیں گے اور ہمیں بشاشت کے ساتھ دے دینی چاہئیں۔ ہمیں جو گاڑیاں ملیں جو کپڑے ملے یا جو مال و دولت ملا، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے جس خدا نے پہلے دیا وہ آج بھی دے گا اور کل بھی دے گا۔ پھر ہمیں خوف کس بات کا ہے اور گھبراہٹ کس بات کی ہے۔

چونکہ یہ ہنگامی حالات ہیں۔ ہر فرد واحد کو قوم کے استحکام اور قوم کی عزت اور وقار اور احترام کی خاطر اپنا سب کچھ اپنی استعدادوں اور دعاؤں سمیت قوم کو پیش کر دینا چاہئے اور حکومت سے پورا تعاون کرنا چاہئے۔

اس لئے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ ملتوی کر دیا جائے پھر جیسا کہ ہماری دُعا ہے جب یہ ہنگامی حالات ختم ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے لئے غیر معمولی خوشیوں کے سامان پیدا کر دے تو پھر ہم خوشی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ پہلے سے کہیں زیادہ چھلانگیں لگاتے ہوئے اپنے جلسہ میں شامل ہو جائیں گے۔

ہمیں بنیادی طور پر عمل صالح کا حکم دیا گیا ہے اور عمل صالح اس نیک کام کو کہتے ہیں جو موقع اور محل کے مطابق ہو۔ حالات بدلتے ہیں بعض دفعہ صبح سے شام تک حالات بدل جاتے ہیں۔ دیکھو دن کے حالات میں تہجد کو مستحب قرار دے کر اس کی طرف توجہ نہیں دلائی گئی یہ رات کے حالات میں ہے پھر دن کے حالات میں کہا کہ کام کرو۔ رات کے حالات میں کہا کہ اس کو ہم نے تمہارے لئے آرام اور سکون اپنی طاقت کے بحال کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ جہاں تک ہمارے جسم اور ہمارے جسم کی ضرورتوں کا سوال ہے اگر آپ قرآن کریم پر گہرا غور کریں تو آپ کو ہزاروں مثالیں ملیں گی پس بدلے ہوئے حالات میں دن رات کے حالات بدل جاتے ہیں اور دن اور رات کے بدلے ہوئے حالات میں اسلام نے بدلے ہوئے حکم

دیئے ہیں اور اس طرح بڑی مہربانی کی اور بڑا پیار کیا ہے۔ اسلام کی ساری تعلیم پڑھیں تو انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ فکر پیدا ہوتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کس زبان سے شکر ادا کریں گے جس نے ہم پر بہت سارے اکٹھے فضل نازل کئے ہیں اور ہمیں اپنے احسانوں کے نیچے دبا کر ایک بڑی پیاری زندگی دے دی ہے۔

پس ان بدلے ہوئے حالات میں جلسہ سالانہ ملتوی کر دیا گیا ہے اور انشاء اللہ جب یہ حالات بدل جائیں گے تو جیسا کہ میں نے کہا ہے ہنگامی حالات کے بعد غیر معمولی خوشیوں اور کامیابیوں کے حالات پیدا ہوں گے پھر ہم اپنے ان حالات کے مطابق کام کریں گے۔ لیکن اس وقت ہر شخص کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کو اپنا سب کچھ وقف کر دینا چاہئے اور میں ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے اور جماعت کا امام ہونے کی حیثیت سے جب یہ کہتا ہوں کہ اپنا سب کچھ وقف کر دو تو میرا مطلب ہے کہ تمہاری دُعائیں بھی اسی کے لئے وقف ہوں اور تمہارا حسنِ سلوک بھی اسی کے لئے وقف ہو۔

پس ایسا ماحول پیدا کر دو کہ دشمن جو ہمیں مٹانا چاہتا ہے وہ مایوس ہو جائے اور فرشتے جو ہماری طرف بڑھنے کے لئے تیار ہیں وہ کہیں کہ یہی وہ قوم ہے جس کی ہمیں مدد کرنی چاہئے۔ اور ان کی نصرت کے لئے آنا چاہئے۔

پچھلے خطبہ کے تسلسل میں میں یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ میں نے پچھلے خطبہ میں مضمون کا ایک خاکہ پیش کیا تھا اور میں نے بتایا تھا کہ ان آیات میں جن میں سے ایک آج میں نے پڑھی ہے۔ (باقی میں نے اکٹھی کر کے اپنے انتخاب کے ساتھ پچھلے خطبہ کے موقع پر پڑھی تھیں) یہ بتایا گیا ہے اور یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ قرآن کریم کوئی قصہ اور کہانی نہیں ہے بلکہ اس کی ہر چیز پُر از حکمت اور سبق آموز ہے اور اس میں پیشگوئیاں ہیں مثلاً جنگ احزاب کا جب ذکر کیا تو اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت مسلمہ پر ایسے حالات بھی آئیں گے اور اُس وقت اگر اسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے گی تو اسی قسم کی رحمتوں اور فضلوں کے سامان پیدا کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس ایک آیت میں (میں نے شروع کا ایک حصہ لیا ہے اُن آیات میں

سے جو میں نے پہلے پڑھی تھیں) ایک مضمون تو وہ بیان کیا ہے جو اس موقع کا تھا اور دوسرے ایک بڑا عجیب فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔

موقع کا مضمون تو یہ ہے کہ سارے کفار اکٹھے ہو گئے اور اکثریت تھوڑوں کو مٹانے کے لئے جمع ہوگئی اور وہ بڑے ساز و سامان کے ساتھ آئے۔ یہودیوں کے دو قبیلے اور چار پانچ بڑے بڑے طاقتور قبائل کفار مکہ کی قیادت میں وہاں جمع ہوئے اور مسلمانوں کو گھیر لیا اور مجبور کیا۔ یہودیوں میں سے ایک قبیلے نے جو پہلے غداری کر چکا تھا اور اپنے عہد کو توڑ چکا تھا اس قبیلے کو جس نے ابھی تک عہد نہیں توڑا تھا، مجبور کیا کہ وہ اس نازک وقت میں اپنے عہد کو توڑ کر اسلام کے ساتھ غداری کرے اور اس طرح وہ طرف اور جانب جو محفوظ سمجھی گئی تھی ننگی ہوگئی اور اس سے ایک اَور ابتلاء پیدا ہو گیا۔

غرض ابتلاء پر ابتلاء آرہا تھا یہاں تک کہ ایسا وقت بھی آیا کہ صحابہ کہتے ہیں کہ انہیں تین دن تک کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ پر پتھر باندھ لیا۔ چنانچہ ظلم جب اپنی انتہاء کو پہنچا اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک بڑا ہی حسین جلوہ نظر آیا، ایک نہیں بلکہ دو بڑے حسین جلوے دیکھنے میں آئے۔ (جلوے تو بہت تھے مگر یہاں دو کا اصولی طور پر ذکر کیا گیا ہے)۔

ایک یہ کہ سخت سردی کی رات میں خدا تعالیٰ نے اس رات سے بھی زیادہ سخت ٹھنڈی اور تیز ہوا چلا دی۔ اس ہوا کی سردی کی شدت کفار کے لئے ناقابل برداشت ہوگئی اور اس کی تیزی نے انہیں جھنجوڑ کر رکھ دیا یہاں تک کہ ان کے خیموں کی ''کِلّیاں'' اُکھڑ گئیں۔ طنابیں ٹوٹ گئیں۔ خیمے نیچے آپڑے۔ آگیں بجھ گئیں، ہانڈیاں لڑھک گئیں، ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ ایک قیامت تھی جس نے کفار کے دل ہلا دئے اور اپنی توہّم پرستی کے نتیجہ میں انہوں نے کہا مارے گئے! مارے گئے!! چنانچہ ہر قبیلے کے سردار نے اپنے اپنے قبیلے کے آدمیوں کو بلایا اور کہا دوڑ و بھاگنے کی کرو۔ بچنے کی اور کوئی صورت نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ ان کے دلوں میں رعب ڈالا گیا۔ اُن کے دلوں میں آپس میں لڑائی کے سامان پیدا کر دئے گئے۔ میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا کیونکہ میں اصولی چیز

کی طرف اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

بنیادی طور پر اس واقعہ میں دو اصول بیان ہوئے ہیں اور امت مسلمہ کو وہ بھولنے نہیں چاہئیں۔ ورنہ ہمارے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا نہیں ہو سکتے۔

ایک یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ انسانوں میں سے اکثر اپنی کم علمی اور نادانی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ مثلاً ہوا کو خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے تو مسخر کیا ہے لیکن ہوا اس کے حکم سے باہر ہے۔ مثلاً یہ ہوا ہی ہے جس کے استعمال سے ہم ہوائی جہاز چلا رہے ہیں۔

پس خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں نے ہوا کو تمہارے لئے مسخر کیا ہے کیونکہ اگر وہ انسان کے لئے مسخر نہ کی جاتی اور انسان کو یہ عقل نہ دی جاتی کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے اسے استعمال کرے تو آج ہوائی جہاز نہ بنتے۔

اب بعض انسان یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ میں یہ تو طاقت تھی کہ انسان کے لئے اس نے ہوا کو مسخر کر دیا لیکن اس میں یہ طاقت نہیں کہ خود اس کا حکم ہوا پر جاری ہو۔ گو ایسا سمجھنا بڑی حماقت ہے وہ ہوا جس سے کفار سانس لے رہے تھے اور زندگی اور طاقت حاصل کر رہے تھے اور اس وجہ سے طبیعتوں میں قوت اور بشاشت کا احساس تھا اور سمجھتے تھے کہ وہ اسلام کو مٹا دیں گے۔ اسی ہوا کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جس طرح میں تجھ سے زندگی کے سامان پیدا کرتا ہوں اسی طرح میں تجھ سے آج ہلاکت کے سامان پیدا کروں گا اور پھر خدائے قادر و توانا نے اس ہوا کے ذریعہ کفار کے کیمپ میں ایسی گڑ بڑ مچا دی جس کی وجہ سے ان کا وہاں ٹھہرنا مشکل ہو گیا۔

پس یہاں ایک تو یہ اصول بتایا گیا ہے کہ تمہارے لئے ان چیزوں کو مسخر تو کیا گیا ہے لیکن تمہاری طاقت سے بے شمار گنا زیادہ وسعت کے ساتھ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں۔ مادی اشیاء پر انسان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی حکومت زیادہ چلتی ہے۔ انسان کی حکومت تو کبھی چلتی ہے اور کبھی نہیں چلتی۔ جس ہوا سے سانس لے کر ابوسفیان اپنی زندگی کا سامان پیدا کر رہا تھا اس ہوا سے وہ اس رات کو اپنی خوش حالی کا سامان نہیں پیدا کر سکا۔ غرض مادی اشیاء پر اصل حکم اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے۔

دوسرے اس میں یہ اصول بتایا گیا ہے کہ مادی سامانوں کے علاوہ بھی کئی چیزیں ہیں جن

سے اللہ تعالیٰ کام لیتا ہے مگر تم ان کا ادراک نہیں رکھتے اور جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا میں یہی بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ایسی بے شمار مخلوق ہے جنہیں ہم اس کی قدرت کی لہریں بھی کہہ سکتے ہیں اور جب وہ ایک جماعت کے فائدے کے لئے حرکت میں آتی ہیں تو انسان کی وہ متحد قوتیں جو اللہ کے غضب کے نیچے ہیں ان کی ہلاکت کے سامان پیدا کر دیتی ہیں۔

پس یہاں بتایا کہ مادی سامان بھی خدا تعالیٰ کے منشاء کے بغیر کسی کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور دوسرے اصولی طور پر یہ بتایا کہ محض مادی سامان نہیں بلکہ غیر مادی سامان بھی ایسے ہیں کہ تمہاری مادی حِسّیں ان کو محسوس نہیں کر سکتیں۔ ان کا علم نہیں پا سکتیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی کام لیتا ہے چنانچہ مادی اور غیر مادی سامانوں کے ساتھ اس ایک رات میں ان چند ہزار مظلوموں کی حفاظت کی گئی اور وہ ظالم دشمن جو اپنے زعم میں بڑا طاقتور تھا اور ایسی نیت کے ساتھ آیا تھا کہ ان مظلوم مسلمانوں کو مٹا دے گا۔ ان ظالموں کو جن کی تعداد کہیں زیادہ، جن کے سامان کہیں زیادہ، جن کی جسمانی طاقت فرداً فرداً کہیں زیادہ تھی کیونکہ وہ بڑے تیار ہو کر اور ڈنڈ پیلتے ہوئے آئے تھے فرشتوں نے انہیں پکڑا اور ان کی کلائی مروڑ کر رکھ دی۔ خدا تعالیٰ نے ان کو مادی اور غیر مادی سامان سے ہلاک کر دیا اور مسلمان کے لئے مادی اور غیر مادی سامانوں سے خوش حالی اور کامیابی اور عزت اور استحکام کے سامان پیدا کر دیئے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو شروع یہاں سے کیا ہے کہ دیکھو میں نے تمہارے اوپر بڑی نعمت، بڑے فضل اور رحمت کو نازل کیا ہے۔ اس وقت جب کہ چاروں طرف سے کفار کے لشکروں نے تمہیں آ گھیرا تھا اور ظاہری طور پر تمہارے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ تمہارے پیچھے وہ یہود قبیلہ تھا جس نے تمہارے ساتھ عہد کیا ہوا تھا انہوں نے اپنے عہد کو توڑا اور تم چاروں طرف سے گھر گئے۔ ان حالات میں (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں نے تمہاری امداد کی اور کی بھی مادی سامانوں کے ساتھ بھی اور غیر مادی سامانوں کے ساتھ بھی۔ مادی سامان بھی وہ جن پر تمہاری حکومت نہیں چلی۔ خدا تعالیٰ کا حکم آیا اور اس نے ہوا کا مزاج بدل دیا۔ سردی اور ہوا کے چلنے کی تیزی میں شدت پیدا کر دی اور پھر ایسے سامان تھے جن کا تم کو پتہ نہیں لگا۔ مثلاً دلوں میں رُعب ڈال دیا۔ صرف کفار کے دلوں میں ہی نہیں بلکہ ان کے گھوڑوں کے دلوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے

تصرف کیا اور اونٹنیوں کے دلوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے تصرف کیا تھا اور یہ غیر مرئی طاقتیں تھیں۔ غیر مرئی لشکر تھے جو مسلمانوں کی مدد کے لئے آ گئے تھے۔ ایک طرف وہ مومن (منافق کا یہاں ذکر نہیں ہے) کے دل کو مضبوط کر رہے تھے اور دوسری طرف کافروں کے دل میں رعب ڈال رہے تھے اور بزدلی پیدا کر رہے تھے۔ ان کے گھوڑے بے قابو ہو رہے تھے۔ اونٹنیاں بھاگنے کو تیار تھیں۔ وہ لاؤ لشکر اور وہ سامان اور وہ دولت اور وہ گھوڑے اور وہ اونٹنیاں اور وہ ہتھیار جن کی وجہ سے وہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کو ہلاک کر دیں گے اور اسلام کو مٹا دیں گے۔ وہی چیزیں ان کے خلاف ہوگئی تھیں۔ وہ بڑے دل گردے کے ساتھ آئے تھے لیکن خود ان کے دلوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا تھا چنانچہ وہ جو اپنے آپ کو سردار سمجھ کر آیا تھا۔ بھاگ نکلنے میں سب سے آگے تھا۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب ایسے حالات پیدا ہوں تو امت مسلمہ کو خواہ وہ کسی زمانے یا قوم سے تعلق کیوں نہ رکھتی ہو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ مادی سامان پر بھی حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور وہ غیر مادی سامانوں کے ساتھ بھی اپنے پیاروں کی مدد کرتا ہے اور اپنے پیاروں کے دشمنوں کی ہلاکت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اس لئے جہاں مادی طاقت میں فرق نظر آئے جیسا کہ مثلاً اب ہمیں نظر آ رہا ہے۔ اگر بھارت اسی طرح اپنے فتنہ وفساد میں بڑھتا رہا تو جس طرح اس نے وہاں حملہ کر دیا ہے وہ یہاں بھی حملہ کر دے گا۔ کئی لوگ جو اندر سے ہمارے مخالف ہیں اور ظاہری طور پر وہ ہمارے دوست اور اپنی طرف سے ہماری خیر خواہی کی باتیں کر رہے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے دائیں ہاتھ پر حملہ ہوا ہے تمہارا بایاں ہاتھ کیوں ہلتا ہے اس احمق کو ہم کیا کہیں۔ جب کسی کے اوپر حملہ ہو تو دشمن یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تو تمہاری دائیں کلائی پکڑ کر اس کو توڑ دینے کی کوشش کی ہے تم اپنے بائیں ہاتھ سے مکّا کیوں مار رہے ہو۔ تمہارے بائیں ہاتھ کو تو میں نے کچھ نہیں کہا یا میں نے تمہاری لات کی ہڈی توڑنے کے لئے ضرب لگائی ہے تم اپنے دونوں ہاتھوں سے میرا گلا کیوں پکڑ رہے ہو یا میں نے تمہارے سر پر مارا ہے۔ تمہاری لاتوں نے اپنا زاویہ بدل کر اپنی حفاظت کا سامان کیوں کیا ہے۔ اس سے زیادہ احمقانہ باتیں آج ہمارا دشمن کر رہا ہے اور کر اس لئے رہا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ مادی سامان اس کے پاس زیادہ ہیں۔ جن میں تعداد بھی ہے اور شاید وہ یہ بھی سمجھ رہا ہے کہ غیر مادی

سامان بھی ان کے ساتھ ہے یعنی ایسی طاقت جو ظاہر میں ان کے ساتھ نہیں لیکن اندر سے ان کے ساتھ ہے ان کی شہ پر وہ کہہ رہے ہیں کہ بس آج موقع ہے پاکستان کو ختم کر دو۔

مسلمان کو خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو وہ خدا جس نے اپنی طاقتوں کے جلوے احزاب کی جنگ کی اُس آخری رات میں دکھائے تھے جس نے کافروں کو وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنے پر مجبور کیا تھا۔ اُس قادر و توانا کی طاقت میں آج بھی کوئی کمی نہیں آئی۔ اگر تم اس کی رحمت اور فضل کو پا نہ سکے تو یہ تمہاری کمزوری ہوگی۔ تمہارے ایمان کی کمزوری ہوگی تم اس کے شکر گزار بندے نہیں بنے ہوگے۔ تم نے اس کی صفات کی معرفت نہیں حاصل کی ہوگی۔ تمہارا ایمان پختہ نہیں ہوگا۔ تمہیں یہ یقین نہیں ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ سے جو وعدے کئے ہیں وہ پورا کرے گا لیکن اگر تمہارے دل میں یہ پختہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرے گا اور وہ پورا کرنے پر قادر ہے اور جو بشارتیں اس نے دی ہیں، ان بشارتوں کے ہم بھی وارث ہیں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت رکھتے ہو گے اگر تم اس پر توکّل رکھو گے اگر تم شرک نہیں کرو گے۔ اس کے علاوہ کسی اور کی طرف تمہاری نگاہ نہیں جائے گی۔ تو آج بھی وہ قادر و توانا خدا اپنی قدرتوں کے وہی جلوے دکھائے گا جو اس نے احزاب کی اس فیصلہ کن رات میں دکھائے تھے جس نے مسلمانوں کے لئے خوشیوں کے سامان اور کافروں کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا کر دئے تھے۔

پس ہمیں دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شیطانی وساوس سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو اور ہمارے یقینوں کو پختہ کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال بجا لانے کی توفیق عطا کرتا رہے اور ان اعمال میں اگر کوئی بشری کمزوری رہ جائے تو اس کی مغفرت کی چادر اُسے ڈھانپ لے اور ہمیں حقیقی معنی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بنا دے اور اس روحانی ورثے کا وارث بنا دے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ (اَللّٰھُمَّ آمین)

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۲ تا ۴)